نوحہ

صحرا میں نبیؐ والے پانی کو ترستے ہیں
دل کوثر و زم زم کے خدمت کو تڑپتے ہیں

یہ کس نے پکارا ہے مولاؑ کو سرِ مقتل
آنکھوں سے نہیں دِکھتا گرتے ہیں سنبھلتے ہیں

ماؤں نے سنوارا ہے زلفوں کو جوانوں کی
مقتل کی طرف فدیے سج دھج کے نکلتے ہیں

گِر جاتی ہے اِک مادر سجدے میں جگر تھامے
جب تیر پہ ظالم کے بے شیرؑ ہمکتے ہیں

یہ لوحِ مقدس ہے پیارا ہے پیمبرؐ کا
شبیرؑ کے سینے پر کیوں تیر برستے ہیں

شبیرؑ کمر تھامے لائے ہیں علم رن سے
بے آس ہوئے بچے کوزوں کو پٹختے ہیں

ننھی سی لحد رن میں سرورؑ نے بنائی ہے
روتی ہے زمیں ایسے افلاک لرزتے ہیں

کیا پیشِ ستمگر یہ زینبؑ کی خطابت ہے
یا دستِ خداؑ آ کر خیبر کو پلٹتے ہیں

حیرت ہے کلیمؔ اِن پر یہ کیسے مسلماں ہیں
مظلومؑ کے لاشے کو گھوڑوں سے کچلتے ہیں

شاعرِ اہلِ بیتؑ۔ کلیم ظفر (کینیڈا)